# 88051- معاشرے کو زنا سے پاک کرنا

## سوال

دورحاضر میں زانی مرد و عورت کے خلاف چار گواہ کس طرح لائے جاسکتے ہیں ؟

اور ہم اپنے مسلمان نوجوان کو اس قبیح عمل سے بچنے کی نصیحت کس طرح کرسکتے ہیں ؟

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

## پسندیدہ جواب

اول :

علماء کرام چار طریقوں سے زنا کا ثبوت شمار کرتے ہیں :

1– گواہی.

2– اقرار.

3– بغیر خاوند اور بغیر مالک کے حمل ٹھر جانے سے.

4– جب خاوند اور بیوی کے مابین لعان ہو اور بیوی اس کا دفاع نہ کرے.

زنا کی گواہی کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ چار گواہ ہوں جن کی گواہی جائز ہو، وہ صریح الفاظ کے ساتھ زنا کا وصف بیان کرے یہ کہ انہوں نے مرد کا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں دیکھا ہے اور اگر ان میں سے کسی ایک نے بھی صرف یہ گواہی دی کہ اس نے انہیں بے لباس، یا کسی معین وصف یا حرکت میں دیکھنا بیان کیا تو یہ زنا کے ثبوت کے لیے کافی نہیں ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں :

" وہ صریح الفاظ میں زنا کا وصف بیان کریں کہ : ہم نے اس کا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں دیکھا ہے، یہ ضروری ہے.

اور اگر وہ یہ کہیں کہ : ہم نے انہیں بے لباس دیکھا ہے، تو یہ قبول نہیں ہوگا، حتی کہ اگر وہ یہ بھی کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ اس کے ساتھ اس طرح تھا جس طرح ایک خاوند اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے، تو یہ گواہی کافی نہیں.

بلکہ انہیں یہ کہنا ضروری ہے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس کا عضو تناسل اس کی شرمگاہ میں تھا، اور یہ بہت مشکل ہے، جس طرح کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی تو وہ کہنے لگا : اگر میں رانوں کے درمیان ہوتا تو تم یہ گواہی نہ دیتے.

اس لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے دور میں یہ بیان کیا کہ : نبی علیہ السلام کے دور سے لیکر شیخ الاسلام کے دور تک کوئی بھی زنا گواہی کے ساتھ ثابت نہیں ہوا، تو جب اس وقت سے لیکر شیخ الاسلام کے دور تک یہ ثابت نہیں، تو اسی طرح ہم یہ نہیں جانتے کہ گواہی کے طریقہ سے ہمارے اس دور میں آج تک زنا ثابت ہوا ہو؛ کیونکہ یہ بہت ہی مشکل ہے" انتہی.

دیکھیں : الشرح الممتع (157/6).

زنا کی گواہی کے معاملہ میں یہ تشدید اور سختی کا شرعی مقصد صرف یہ ہے کہ بندوں کی رازداری رہے، اور فحش کام کی اشاعت نہ ہو، اور معاشرہ میں کسی کی عزت و نسب پر طعن و تشنیع نہ کی جائے، اور تہمت نہ لگے.

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"خاص کر زنا میں چار گواہ صرف اس لیے رکھے گئے ہیں کہ مدعی پر سختی کی جائے، اور بندوں کے معاملہ کو چھپایا جائے" انتہی.

دیکھیں : الجامع لاحکام القرآن (83/5).

اور شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ :

**.{وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے}.**

یعنی تہمت لگانے والوں نے اپنی اس تہمت کے متعلق چار گواہ کیوں نہ پیش کیے.

**.{اربعۃ شھداء}.**

یعنی پسندیدہ اور عدل و انصاف کے مالک.

**.{تو جب وہ گواہ نہیں لائے، تو وہ اللہ تعالی کے ہاں جھوٹے اور کذاب ہیں}.**

اگرچہ انہوں نے دل میں اس کا یقین کر لیا تھا، تو یقینا وہ اللہ کے حکم میں جھوٹے اور کذاب ہیں، کیونکہ اللہ تعالی نے چار گواہ نہ ہونے کی صورت میں ان کے لیے اس کے متعلق بات کرنا حرام قرار دی ہے، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا :

**.{تو یہ لوگ اللہ تعالی کے ہاں جھوٹے اور کذاب ہیں}.**

اور اللہ نے یہ نہیں فرمایا :

تو یہ جھوٹے ہیں.

یہ سب کچھ مسلمان شخص کی عزت کی حرمت اور تعظیم کے باعث ہے، اس لیے کہ سچائی کے چار گواہوں کے بغیر کسی پر تہمت لگانی جائز نہیں " انتہی.

دیکھیں: التفسیر السعدی (563/1).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (839) اور (6926) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

رہا مسئلہ اس مہلک فحش کام سے اپنے نوجوانوں اور معاشرہ کو محفوظ رکھنے اور بچانے کا تو اس کے لیے کوئی ایسا عمومی کام کرنا ضروری ہے جس پر سب ملک اور معاشرے عمل کریں، اور مختلف ادارے اس کے لیے آپس میں معاونت کریں.

یہ ایک انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری اور مسؤلیت ہے، اس سے معاشرہ اس وقت صورت میں ہی محفوظ رہ سکتا ہے جب زنا کے ارتکاب اور زنا تک پہنچانے والے سب ذرائع سے محفوظ رکھنے والے اسباب پر عمل کیا جائے، اور وہ اسباب درج ذیل ہیں:

1– لوگوں میں یہ چیز عام کی جائے اور معاشرے میں اس چیز کا علم پھیلایا جائے کہ زنا کا گناہ بہت زیادہ ہے، اور یہ ایسا کبیرہ گناہ ہے جس کے قبیح اور حرام ہونے پر عقل اور شریعت دونوں متفق ہیں، اور یہ بیان کیا جائے کہ یہ فعل دنیا میں امتوں کی ہلاک، اور مصائب و حادثات کا سبب ہے، روز قیامت اس کی سزا آگ ہے.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قتل کے بعد زنا سے بڑا کوئی اور گناہ نہیں"

دیکھیں: غذاء الالباب (435/2).

اور شیخ عبد الرحمن بن سعدی کہتے ہیں:

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے زنی اور اس کی قباحت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

.﴿كان فاحشة﴾.

یقینا یہ فحش کام ہے، یعنی یہ ایسا فحش کام ہے جسے عقل اور شریعت اور فطرت بھی فحش کام تسلیم کرتی ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے حق میں زیادتی، اور عورت اور اس کے اہل و عیال یا خاوند کے حق میں بھی زیادتی، اور خاوند کا بستر پراگندہ کرنا، اور نسب نامہ کو مخلوط بنانا اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک خرابیوں پر مشتمل ہے.

قولہ: .﴿وساء سبيلا﴾. اور یہ راستہ ہی برا ہے.

یعنی اس عظیم گناہ کے ارتکاب کی جرات بہت برا راستہ ہے " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (457/1).

2– نوجوانوں کو اس فحش کام کے انتشار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے غلط اور برے اثرات معلوم کرائے جائیں، جن کی بنا پر خاندان اور معاشرے کو قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، مثلا مہلک بیماریوں کا عام ہونا، اور حرام بچوں کا پیدا ہونا، اور خاندانی تسلسل کا خاتمہ، اور بچوں کو قبول نہ کیا جانا، اور انہیں برے سلوک کا سامنا کرنا، اور طلاق کی شرح میں اضافہ ہونا، اور جرائم کا عام ہو جانا، اس کے علاوہ بھی کئی ایک خرابیاں پیدا ہوتی ہیں.

جن معاشروں میں یہ فحش کام اور گندگی عام ہو اس معاشرے میں یہ برے اثرات عام ہیں، جو ان کے معاشرے کو تباہ اور ان کی ترقی و تمدن کو ساقط کر کے رکھ دیتے ہیں.

3– جنسی تعلقات قائم کرنے کے لیے شرعی راہ اختیار کرنے میں آسانی پیدا کی جائے، یعنی حلال طریقہ سے شادی میں آسانی پیدا کی جائے، اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ نوجوانوں کو شادی کی رغبت دلائی جائے، اور اس سلسلے میں شریعت مطہرہ نے کیا کچھ جائز اور مندوب کیا ہے اسے عام کیا جائے، اور یہ بتایا جائے کہ شادی کرنا سب رسولوں اور انبیاء کی سنت اور طریقہ رہا ہے، اور یہ کہ شادی کرنے والے شخص نے اپنا دین مکمل کر لیا، اور یہ کہ اپنے اور بیوی کے لیے عفت و عصمت اختیار کرنے میں اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا.

4– معاشرے کے افراد کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام رکاوٹیں اور مشکلات دور کریں جو شادی میں تاخیر کا باعث ہوں، چنانچہ فقر و محتاجگی کا علاج کیا جائے جو شادی میں مانع اور رکاوٹ بن سکتی ہے، اور جس نوجوان کے پاس اپنی عفت و عصمت کے لیے شادی کرنے کے لیے مالی استطاعت نہ ہو اس کی مالی مدد کی جائے.

حتی کہ قرطبی رحمہ اللہ درج ذیل آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

قولہ تعالی:

**{اور تم اپنے میں یتیم لڑکیوں اور نیک و صالح بندوں اور اپنی لونڈیوں کا نکاح کر دو، اگر وہ فقیر اور محتاج ہیں تو اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا، اور اللہ تعالی وسعت والا جاننے والا ہے}**.النور(32).

"یعنی اپنی ان عورتوں کی شادی کر دو جن کے خاوند نہیں، کیونکہ شادی ہی عفت و عصمت کی راہ ہے" انتہی.

دیکھیں: تفسیر القرطبی(239/12).

اور ابو عبید القاسم بن سلام اپنی کتاب "الاموال" میں لکھتے ہیں:

"عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عراق میں اپنے گورنر کو خط لکھا کہ وہ ہر کنوارے شخص کو دیکھے کہ وہ شادی کرنا چاہتا ہے لیکن اسکے مال نہیں، تو اس کی شادی کر کے اس کا مہر ادا کرو"

دیکھیں: الاموال(251).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اگر بیٹا شادی کا محتاج ہو تو اس کی عفت و عصمت کو قائم رکھنے کے لیے والد کے ذمہ ہے کہ وہ بیٹے کی شادی کر دے، امام شافعی رحمہ اللہ کا ظاہر مسلک یہی ہے" انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ(587/7).

5–اس اہم مسئلہ میں والد اور معاشرے پر واجب اور ضروری ہے کہ وحتی الامکان مہر کی رقم زیادہ نہ رکھیں، اور نہ ہی شادی کے اخراجات میں ایک دوسرے پر فخر اور دکھلاوا کرتے زیادہ خرچ کریں، یا اس شادی کو کمائی کا ذریعہ نہ بنائے.

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے منبر نبوی پر خطاب کرتے ہوئے کہا تھا :

"خبردار عورتوں کے مہر زیادہ مت طلب کرو، کیونکہ اگر یہ مہر دنیا میں کسی عزت و شرف کا مقام ہوتا، یا پھر اللہ تعالی کے ہاں تقوی و پرہیزگاری کا باعث ہوتا تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے زیادہ لائق تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بھی بیوی اور نہ ہی آپ کی کسی بیٹی کو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر دیا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2106) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مصلح افراد کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ والدین کا اپنی بیٹیوں کے مہر زیادہ طلب کرنا معاشرے میں خرابی و فحاشی کے انتشار کا باعث ہے.

بعض یورپی معاشروں میں تاریخ کے کئی ادوار میں فحاشی کے پھیلنے کے اسباب بیان کرتے ہوئے وول ڈیورنٹ اپنی کتاب " مباہج الفلسفۃ " میں لکھتا ہے :

"اس میں کوئی نزاع نہیں کہ کسی حد تک اس کا سبب والدین کی جانب سے اپنی بیٹیوں کا زیادہ مہر طلب کرنا ہے، صراحتا یہ کہ شادی کے وقت خریدا جاتا ہے " انتہی.

دیکھیں : مباہج الفلسفۃ (127–128).

6–معاشرے کو اس خسیس اور فحش کام سے بچانے والی سب سے اہم چیز یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت کی اشاعت اور عام کی جائے، اور خاندان میں محبت، احترام، اور صدق و وفا، اور واجب کردہ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ سعادت کی حرص و کوشش ہو.

کیونکہ ایک سعادت مند خاندان اور ایک دوسرے کو سمجھنے اور آپس میں محبت والفت رکھنے والے خاوند اور بیوی ہی معاشرے میں فحاشی و انحراف کو پھیلنے سے روک سکتے ہیں، اور سعادت کا باعث بنتے ہیں.

7–آخر میں ہم یہ کہینگے کہ : ایسی فضا اور ماحول تیار کرنا ضروری ہے جو اسلامی اصول کا پابند اور محافظ، اور اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہو، جہاں بے پردگی و فحاشی کے مظاہر چھپ جائیں، اور ستر پوشی ہو، اور شراب و گانے بجانے کے آلات جو کہ زنا کا زینہ اور سیڑھی ہیں یہ سب کچھ وہاں ممنوع ہو.

کیونکہ یہ سب امور ایسا ایندھن ہے جس سے فحاشی کی آگ بھڑکتی ہے، اس لیے جب معاشرہ اس سے خلاصی اور چھٹکارا حاصل کرلے گا تو اس آگ سے بھی محفوظ رہے گا.

ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں :

سوال نمبر (20161) اور (3234).

اور اس موضوع کے متعلق مفید کتابوں میں ڈاکٹر فضل الہی کی کتاب " التدابیر الواقعیۃ من الزنا " کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.